

بسم الله الرحمٰن الرحیم

خلاصہ تفسیر قرآن (پارہ نمبر:4)

سورۃ آل عمران میں بھی مضامین کی ترتیب سورۃ بقرۃ کی طرح ہے۔سورۃ البقرۃ میں یہود سے خطاب تھا کہ تمھیں امامت عالم کا منصب عطا کیا گیا تھا،لیکن تم نے اس کا حق ادا نہیں کیا،اس لیے اب تم سے چھین لیا گیا ہے اور امت محمد ﷺ کو یہ منصب تفویض کیا گیا ہے۔سورۃ آل عمران میں عیسائیوں سے خطاب ہے کہ تم نے بھی اس منصب کا حق ادا نہیں کیا،اس لیے اب تم بھی اس منصب کے مستحق نہیں رہے ہو،اس لیے اب یہ منصب امت محمد ﷺ کو دے دیا گیا۔

تعمیر کعبہ کی تاریخ:

جس طرح سورۃ البقرۃ میں منصب امامت کی تبدیلی کے بعد کعبہ کی تعمیر اور قبلہ کی تبدیلی کا تذکرہ کیا گیا تھا ،سورۃ آل عمران میں بھی امت محمد ﷺ کو امامت کبریٰ کا وارث بنانے کا اعلان کرنے کے بعد بیت اللہ کی تعمیر کا تذکرہ کیا گیا ہے۔فرمایا:

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَقَامُ إِبْرَاهِيمَ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ (سورۃ آل عمران:96-97

بے شک پہلا گھر جو لوگوں کے لئے مقرر کیا گیا،یقیناً وہی ہے جو مکہ میں ہے،،بہت بابرکت اور جہانوں کے لئے ہدایت ہے۔اس میں واضح نشانیاں ہیں،ابراہیم (علیہ السلام) کے کھڑے ہونے کی جگہ اور جو کوئی اس میں داخل ہوا امن والا ہو گیا اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج فرض ہے جو اس کی طرف راستے کی طاقت رکھے اور جس نے کفر کیا تو بے شک اللہ تمام جہانوں سے بہت بے پرواہ ہے۔

امامت عالم کا منصب سنبھالنے کے بعد مسلمانوں کو کیا کرنا چاہئے؟

اس کے بعد مسلمانوں سے خطاب ہے،کہ اب اس منصب کو سنبھالنے کے بعد تمہاری کیا ذمہ داریاں ہیں،اور اس عظیم ذمہ داریاں سے تم کیسے عہدہ برا ہو سکتے ہو۔ان میں سب سے پہلے تقویٰ اختیار کریں اور اللہ کی کتاب کو مضبوطی سے تھام لیں:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ(سورة آل عمران: 102_103

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو، جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تم ہرگز نہ مرو، مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو۔ اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور جدا نہ ہو جاؤ اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت یاد کرو جب تم دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں کے درمیان الفت ڈال دی تو تم اس کی نعمت سے بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ کے ایک گھڑے کے کنارے پر تھے تو اس نے تمہیں بچالیا، اس طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

○ پوری امت کو دراصل انسان کی فلاح و بہبود کے لیے کھڑا کیا گیا ہے، لہٰذا اب تمھیں چاہئے کہ سب کے سب لوگ اپنی اپنی استطاعت کے مطابق دعوت دین کا کام کریں۔

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ (سورة آل عمران: 110

تم سب سے بہتر امت چلے آئے ہو، جو لوگوں کے لیے نکالی گئی، تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اگر اہل کتاب ایمان لے آئے تو ان کے لئے بہتر تھا، ان میں سے کچھ مومن ہیں اور ان کے اکثر نافرمان ہیں۔

○ تمہارا مقام و مرتبہ اسی ذمہ داری کی بنیاد پر ہے۔ اگر اہل کتاب اپنی سرکشی اور عناد چھوڑ کر ایمان لے آئیں، تو یہ ان کے لیے بھی بہتر ہوتا، لیکن انھوں نے اس سے اعراض کیا، اس لیے ان پر ذلت مسلط کر دی گئی:

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ أَيْنَ مَا ثُقِفُوا إِلَّا بِحَبْلٍ مِنَ اللَّهِ وَحَبْلٍ مِنَ النَّاسِ وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ (سورة آل عمران:112

ان پر ذلت مسلط کر دی گئی جہاں کہیں وہ پائے جائیں مگر اللہ کی پناہ اور لوگوں کی پناہ کے ساتھ ہے اور وہ

اللہ کے غضب کے ساتھ لوٹے اور ان پر محتاجی مسلط کردی گئی ، یہ اس لیے کہ بے شک وہ اللہ کی آیات کا انکار کرتے تھے اور نبیوں کو کسی حق کے بغیر قتل کرتے تھے، یہ اس لئے کہ انھوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے گزرتے تھے۔

کفار سے دوستی کی ممانعت:

امامت عالم کا منصب مسلمانوں کو عطاء ہونے پر یہودی نصرانی سخت غصے میں ہیں ، اس لیے کبھی بھی انھیں اپنا رازدار دوست نہ بنانا، جب بھی انھیں موقع ملا تمھیں نقصان پہنچانے کی پوری کوشش کریں گے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِنْ دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ هَا أَنْتُمْ أُولَاءِ تُحِبُّونَهُمْ وَلَا يُحِبُّونَكُمْ وَتُؤْمِنُونَ بِالْكِتَابِ كُلِّهِ وَإِذَا لَقُوكُمْ قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ قُلْ مُوتُوا بِغَيْظِكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ إِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَإِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُوا بِهَا وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا إِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ (سورة آل عمران: 118_120

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے سوا کسی کو ولی دوست نہ بناؤ وہ تمہیں کسی طرح نقصان پہنچانے میں کمی نہیں کرتے ، وہ ہر ایسی چیز کو پسند کرتے ہیں جس سے تم مصیبت میں پڑو۔ ان کی شدید دشمنی تو ان کے مونہوں سے ظاہر ہو چکی ہے اور کچھ ان کے سینے چھپا رہے ہیں وہ زیادہ بڑا ہے۔ بے شک ہم نے تمہارے لئے آیات کھول کر بیان کردی ہیں ، اگر تم سمجھتے ہو۔ دیکھو! تم وہ لوگ ہو کہ تم ان سے محبت رکھتے ہو اور وہ تم سے محبت نہیں رکھتے اور تم ساری کتاب پر ایمان رکھتے ہو اور وہ جب تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور جب اکیلے ہوتے ہیں تو تم پر غصے سے انگلیوں کی پورے کاٹ کاٹ کھاتے ہیں ، کہہ دے اپنے غصے میں مر جاؤ، بے شک اللہ سینوں کی بات کو خوب جاننے والا ہے۔ اگر تمہیں کوئی بھلائی پہنچے تو انھیں بری لگتی ہے اور اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اس پر وہ خوش ہوتے ہیں اور اگر تم صبر کرو اور ڈرتے رہو تو ان کی خفیہ تدبیر تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچائے گی ، بے شک اللہ وہ جو کچھ کرتے ہیں، اس کا احاطہ کرنے والا ہے۔

کفار سے جہاد:

اس کے بعد جنگ احد کا تذکرہ کیا گیا ہے، اور مسلمانوں کو بتایا گیا ہے کہ اس منصب کا تقاضا یہ ہے کہ

اب تمھیں اسلام کی اشاعت اور تنفیذ کے لیے جہاد کرنا پڑے گا، لیکن تمھاری فتح وشکست کا مدار اس بات پر ہے کہ تم اپنے نبی کی کس قدر اتباع کرتے ہو۔ جنگ احد میں اللہ تعالیٰ نے اتنے بڑے لشکر کے مقابلے میں تمھیں فتح عطا فرمائی، لیکن جب تم نے میرے نبی ﷺ کی معمولی سی نافرمانی کی، تمھیں شدید ترین نقصان اٹھانا پڑا۔

○ یاد رکھیں! جنگ احد میں کافر میدان چھوڑ کر بھاگ گئے، اور مسلمانوں کو زبردست فتح ملی۔ لہٰذا مسلمان اپنا ساز وسامان سمیٹنے لگے۔ جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رسول اللہ ﷺ نے جبل رماد پر مقرر کیا تھا، انھوں نے سمجھا کہ جنگ تو ختم ہوگئی ہے، اب ادھر کھڑا ہونے کا کوئی مقصد نہیں ہے۔ لہٰذا انھوں نے اپنی جگہ چھوڑ دی، کافروں نے درے کو خالی دیکھا تو مسلمانوں پر پیچھے سے حملہ کر دیا۔ مسلمانوں کا نقصان ہوا، لیکن جب مسلمانوں نے دوبارہ جمع ہو کر کافروں کا مقابلہ کرنا شروع کیا، تو کافر دوسری بار بھاگ کھڑے ہوئے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جنگ احد میں مسلمانوں کو شکست ہوئی تھی، یہ بالکل غلط ہے۔ جنگ کے عالمی اصولوں کے مطابق شکست کے تین طریقے ہوتے ہیں:

① مخالف فریق کا جھنڈا گر جائے۔

② مخالف فوج بھاگ جائے۔

③ مخالف فوج کا سپہ سالار مارا جائے۔

جبکہ جنگ احد میں ان تینوں کاموں میں سے ایک بھی نہیں ہوا۔ اس لیے اسے مسلمانوں کی شکست نہیں کہا جا سکتا۔ صرف نقصان ہوا تھا، شکست کافروں کو ہی ہوئی تھی، کیونکہ وہ میدان چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔

○ پہلی امتیں بھی اپنے نبیوں کے ساتھ مل کر دین کے دشمنوں سے جہاد کرتی رہی ہیں۔

اسلامی معاشرے کی داخلی مضبوطی:

اس کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو یہ بھی بتایا جا رہا ہے، کہ وہی قومیں کامیاب اور دشمن پر حاوی ہوتی ہیں، جو باہمی طور پر مضبوط ہوں اور باہمی طور مضبوط وہی ہوتے ہیں جو ایک دوسرے کا خیال رکھتے ہیں، ایک دوسرے کا تعاون کرتے ہیں، اپنے معاشرتی نظام کو مضبوط کرنے کے لیے تمھیں یہ کام کرنے چاہئیں:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ وَسَارِعُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ

وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ (سورة آل عمران : 130_135

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! مت کھاؤ سود کئی گنا، جو دگنے کئے ہوئے ہوں اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ اور اس آگ سے ڈرو جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ اور اللہ اور رسول کا حکم مانو، تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ اور ایک دوسرے سے بڑھ کر دوڑو اپنے رب کی جانب سے بخشش کی طرف اور اس جنت کی طرف جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین (کے برابر) ہے، ڈرنے والوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ جو خوشی اور تکلیف میں خرچ کرتے ہیں اور غصے کو پی جانے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں اور اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ وہ لوگ کہ جب کوئی بے حیائی کرتے ہیں، یا اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں، پس اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں اور اللہ کے سوا اور کون بخشتا ہے؟ اور انھوں نے جو کیا اس پر اصرار نہیں کرتے، جب کہ وہ جانتے ہیں۔

مسلمانوں کو تسلی:

اگلی آیات میں جنگ احد میں نقصان ہونے پر مسلمانوں کو تسلی دی جا رہی ہے کہ اس نقصان سے دل برداشتہ نہ ہوں، دین سے جڑے رہو، اور اس کی مدد کرتے رہو، فتح تمہارا ہی مقدر ہے:

وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ إِنْ يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِثْلُهُ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَاءَ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ(سورة آل عمران: 139_140

اور نہ کمزور بنو اور نہ غم کرو اور تم ہی غالب ہو، اگر تم مومن ہو، اگر تمہیں کوئی زخم پہنچے تو یقیناً ان لوگوں کو بھی اس جیسا زخم پہنچے اور یہ تو دن ہیں ہم انھیں لوگوں کے درمیان باری باری بدلتے رہتے ہیں، اور تاکہ اللہ ان لوگوں کو جان لے جو ایمان لائے اور تم میں سے بعض کو شہید بنائے اور اللہ ظالموں سے محبت نہیں کرتا۔

بعض کمزور ایمان مسلمانوں کو تنبیہ:

جنگ احد میں رائیس المنافقین عین میدان جنگ سے اپنے ساتھیوں کو لے کر الگ ہو گیا تھا، ان میں کچھ منافق تھے، اور بہت سارے کمزور دل یا اپنے قبائل نظام کو اہمیت دینے کی وجہ سے اپنے سردار کی نافرمانی نہ کر سکے اور مسلمانوں کو چھوڑ کر الگ ہو گے۔ تو اللہ تعالیٰ نے انھیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ تم نے محمد

ﷺ کی اصلی حیثیت کو سمجھا ہی نہیں ہے:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللَّهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ إِنْ يَنْصُرْكُمُ اللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَإِنْ يَخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِي يَنْصُرُكُمْ مِنْ بَعْدِهِ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ أَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللَّهِ كَمَنْ بَاءَ بِسَخَطٍ مِنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ هُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ اللَّهِ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ (سورة آل عمران: 159_164

پس اللہ کی طرف سے بڑی رحمت ہی کی وجہ سے تو ان کے لیے نرم ہو گیا ہے اور اگر تو بد خلق، سخت دل ہوتا تو یقیناً وہ تیرے گرد سے منتشر ہو جاتے، سو ان سے درگزر کر اور ان کے لیے بخشش کی دعا کر اور کام میں ان سے مشورہ کر، پھر جب تو پختہ ارادہ کر لے تو اللہ پر بھروسا کر، بے شک اللہ بھروسا کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ اگر اللہ تمھاری مدد کرے تو کوئی تم پر غالب آنے والا نہیں اور اگر وہ تمھارا ساتھ چھوڑ دے تو وہ کون ہے جو اس کے بعد تمھاری مدد کرے گا اور اللہ ہی پر پس لازم ہے کہ مومن بھروسا کریں اور کسی نبی کے لیے کبھی ممکن نہیں کہ وہ خیانت کرے اور جو خیانت کرے گا قیامت کے دن لے کر آئے گا جو اس نے خیانت کی، پھر ہر شخص کو پورا دیا جائے گا جو اس نے کمایا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا تو کیا وہ شخص جو اللہ کی رضا کے پیچھے چلا اس شخص جیسا ہے جو اللہ کی طرف سے کوئی ناراضی لے کر لوٹا اور جس کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ برا ٹھکانا ہے۔ یہ لوگ اللہ کے نزدیک مختلف طبقے ہیں اور اللہ خوب دیکھنے والا ہے جو وہ کر رہے ہیں۔ بلاشبہ یقیناً اللہ نے ایمان والوں پر احسان کیا جب اس نے ان میں ایک رسول انھی میں سے بھیجا، جو ان پر اس کی آیات پڑھتا اور انھیں پاک کرتا اور انھیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے، حالانکہ بلاشبہ وہ اس سے پہلے یقیناً کھلی گمراہی میں تھے۔

منافقین کا کردار اور مسلمانوں کو ان سے بچنے کی تلقین:

مسلمانوں کو کہا گیا کہ تم منافقین کی دوڑ دھوپ سے پریشان نہ ہوں اور ان کی باتوں سے متاثر نہ ہوا کریں۔ یہ شیطان کے ساتھی ہیں:

إِنَّمَا ذَلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَاءَهُ فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا يُرِيدُ اللَّهُ أَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ (سورة آل عمران: 175_176

یہ تو شیطان ہی ہے جو اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے، تو تم ان سے مت ڈرو اور مجھ سے ڈرو، اگر تم مومن ہو اور وہ لوگ تجھے غمزدہ نہ کریں جو کفر میں جلدی کرتے ہیں، بے شک وہ اللہ کو ہرگز کچھ نقصان نہیں پہنچائیں گے، اللہ چاہتا ہے کہ آخرت میں ان کے لیے کوئی حصہ نہ رکھے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔

اللہ کی راہ میں خرچ:

منصب امامت کا تقاضا یہ ہے کہ دین کی سربلندی اور مسلمانوں کے تعاون کے لیے دل کھول کر مال خرچ کریں، کبھی بھی بخیلی اور کنجوسی نہ کریں:

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ (سورة آل عمران: 180

اور وہ لوگ جو اس میں بخل کرتے ہیں جو اللہ نے انھیں اپنے فضل سے دیا ہے، ہرگز گمان نہ کریں کہ وہ ان کے لیے اچھا ہے، بلکہ وہ ان کے لیے برا ہے، عنقریب قیامت کے دن انھیں اس چیز کا طوق پہنایا جائے گا جس میں انھوں نے بخل کیا اور اللہ ہی کے لیے آسمانوں اور زمین کی میراث ہے اور اللہ اس سے جو تم کرتے ہو، پورا باخبر ہے۔

یہود اللہ کے گستاخ ہیں:

سورۃ بقرۃ میں بیان کیا گیا تھا کہ یہود انبیاء علیہم السلام کے گستاخ اور دشمن ہیں، سورۃ آل عمران میں بتایا کہ وہ صرف انبیاء علیہم السلام کے ہی نہیں، بلکہ اللہ کے بھی گستاخ ہیں:

لَقَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ فَقِيرٌ وَنَحْنُ أَغْنِيَاءُ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوا وَقَتْلَهُمُ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَنَقُولُ ذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ (سورة آل عمران: 181

لاشبہ یقیناً اللہ نے ان لوگوں کی بات سن لی جنھوں نے کہا بے شک اللہ فقیر ہے اور ہم غنی ہیں، ہم ضرور لکھیں گے جو انھوں نے کہا اور ان کا نبیوں کو کسی حق کے بغیر قتل کرنا بھی اور ہم کہیں گے جلنے کا عذاب چکھو۔

○ یہودیوں کی ایک مجلس لگی ہوئی تھی، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پاس سے گزرے تو ایک یہودی نے اس

آیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جس میں مسلمانوں کو اللہ کے راستے میں مال خرچ کرنے کی ترغیب دی گئی تھی، اس نے کہا: مسلمانوں کا خدا تو مسکین ہے، انسانوں سے قرض مانگتا پھرتا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ایمانی غیرت سے برداشت نہ ہوا، انھوں نے یہودیوں کی بھری مجلس میں آگے بڑھ کر اس یہودی کو پکڑا اور زبردست تھپڑ رسید کر دیا۔ یہودیوں نے اس موقع کو غنیمت جانا اور محمد ﷺ کے پاس آئے، وہ جانتے تھے کہ مسلمانوں کے ہاں ابوبکر رضی اللہ عنہ صدیق کی کیا شان ہے، انھوں نے عدالت محمدی میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بدلہ لینے کا مطالبہ کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر صدیق کو طلب کیا، بات پوچھی کہ آپ نے اسے تھپڑ مارا ہے، عرض کی کہ تھپڑ مارا ہے، لیکن اس نے اللہ کی گستاخی کی تھی، تمام یہودیوں نے یک زبان ہو کر انکار کر دیا کہ ایسی تو کوئی بات ہوئی ہی نہیں ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا گواہ پیش کرو کہ اس نے اللہ کی گستاخی کی ہے، یا بدلہ دینے کے لیے تیار ہو جاؤ۔ تب اللہ تعالیٰ نے عرش سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی گواہی دی۔

اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق مضبوط کرنے کا حکم:

سورۃ آل عمران کی آخری دس آیات میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اللہ سے اپنا تعلق مضبوط کرنے کا حکم دیا اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تخلیقات پر غور و فکر کریں، اور اللہ تعالیٰ سے کثرت کے ساتھ دعائیں کرتے رہا کریں:

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَى جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِرَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ (سورۃ آل عمران: 190_194

بے شک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے اور رات اور دن کے بدلنے میں عقلوں والوں کے لیے یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں۔ وہ لوگ جو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر اللہ کو یاد کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور و فکر کرتے ہیں، اے ہمارے رب! تو نے یہ بے مقصد پیدا نہیں کیا، تو پاک ہے، سو ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ اے ہمارے رب! بلاشبہ تو جسے آگ میں ڈالے سو یقیناً تو نے اسے رسوا کر دیا اور ظالموں کے لیے کوئی مدد کرنے والے نہیں۔ اے ہمارے رب! بے شک ہم نے ایک آواز دینے

والے کو سنا، جو ایمان کے لیے آواز دے رہا تھا کہ اپنے رب پر ایمان لے آؤ تو ہم ایمان لے آئے، اے ہمارے رب! پس ہمیں ہمارے گناہ بخش دے اور ہم سے ہماری برائیاں دور کر دے اور ہمیں نیکوں کے ساتھ فوت کر۔ اے ہمارے رب! ہمیں عطا فرما جس کا وعدہ تو نے ہم سے اپنے رسولوں کی زبانی کیا ہے اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کر، بے شک تو وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔

اصل کامیابی آخرت کی کامیابی ہے، دنیا کا مال ومنال عارضی چیز ہے، اس لیے کافروں کی تجارت اور مال ودولت کی ریل پیل پر توجہ نہ دیں کیونکہ:

مَتَاعٌ قَلِيلٌ ثُمَّ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ (سورۃ آل عمران: 197

تھوڑا سا فائدہ ہے، پھر ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ برا بچھونا ہے۔

مسلمانوں کے لیے تین خاص نصیحتیں:

سورۃ آل عمران کی آخری آیت میں اللہ تعالیٰ نے تین نصیحتیں فرمائی ہیں، جو مسلمان کی زندگی میں بڑی اہمیت کی حامل ہیں:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (سورۃ آل عمران: 200

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! صبر کرو اور مقابلے میں جمے رہو اور مورچوں میں ڈٹے رہو اور اللہ سے ڈرو، تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

سورۃ النساء کا خلاصہ

جنگ احد میں مدینہ کی چھوٹی سی بستی کے چند سو نفوس میں سے ستر مسلمانوں کے شہید ہو جانے سے مدینہ میں بیواؤں اور یتیم بچوں سمیت کئی خانگی مسائل پیدا ہو گئے تھے۔ اس کے علاوہ جنگ میں احد میں مسلمانوں کو پہنچنے والے نقصان سے منافقین، اور یہود کی ہمتیں بڑھ گئیں، اور اسلامی مملکت کے خلاف ان کی سازشیں اپنے عروج پر پہنچ گئیں۔ ان مسائل کے حل کے لیے سورۃ النساء کا نزول ہوا۔

سورۃ آل عمران میں مسلم معاشرے کی تنظیم نو کی گئی ہے، تو سورۃ النساء میں مسلمانوں کے خانگی اور گھریلو معاملات کی درستی کی گئی ہے۔

یتیم بچوں اور بیوہ خواتین کے حقوق کا تحفظ:

سورۃ النساء کا جتنا حصہ چوتھے سپارے میں بیان ہوا ہے، اس میں یتیم بچوں کے حقوق کی ادائیگی اور

بیواؤں سے شادی کرنے کی ترغیب، اوران کے حقوق یعنی مہروغیرہ کی فرضیت کا تذکرہ ہے۔یتیم بچوں کی پرورش کرنے اوران کے مال کی حفاظت کرنے کا حکم دیا گیا ہے:

وَآتُوا الْيَتَامَى أَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيثَ بِالطَّيِّبِ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَهُمْ إِلَى أَمْوَالِكُمْ إِنَّهُ كَانَ حُوبًا كَبِيرًاوَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَلِكَ أَدْنَى أَلَّا تَعُولُوا وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَرِيئًا وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ قِيَامًا وَارْزُقُوهُمْ فِيهَا وَاكْسُوهُمْ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَعْرُوفًا وَابْتَلُوا الْيَتَامَى حَتَّى إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَلَا تَأْكُلُوهَا إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَنْ يَكْبَرُوا وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ وَكَفَى بِاللَّهِ حَسِيبًا (سورة النساء :2-6

اور یتیموں کوان کے مال دے دواور گندی چیز کواچھی چیز کے عوض بدل کر نہ لواور نہ ان کے اموال اپنے مالوں سے ملا کر کھاؤ، یقیناً یہ ہمیشہ سے بہت بڑا گناہ ہے۔اور اگر تم ڈرو کہ یتیموں کے حق میں انصاف نہیں کرو گےتو (اور) عورتوں میں سے جوتمھیں پسند ہوں ان سے نکاح کرلو، دودو سے اور تین تین سے اور چار چار سے، پھر اگر تم ڈرو کہ عدل نہیں کرو گےتو ایک بیوی سے، یا جن کے مالک تمھارے دائیں ہاتھ ہوں (یعنی لونڈیاں)۔ یہ زیادہ قریب ہے کہ تم انصاف سے نہ ہٹو۔اور عورتوں کوان کے مہر خوش دلی سے دو، پھر اگر وہ اس میں سے کوئی چیز تمھارے لیے چھوڑنے پر دل سے خوش ہوجائیں تو اسے کھالو، اس حال میں کہ مزے دار،خوشگوار ہے۔اور بے سمجھوں کو اپنے مال نہ دو، جو اللہ نے تمھارے قائم رہنے کا ذریعہ بنائے ہیں اور انھیں ان میں سے کھانے کے لیے دواور انھیں پہننے کے لیے دواوران سے اچھی بات کہو۔اور یتیموں کو آزماتے رہو، یہاں تک کہ جب وہ بلوغت کو پہنچ جائیں، پھر اگر تم ان سے کچھ سمجھداری معلوم کرو تو ان کے مال ان کے سپرد کردواور فضول خرچی کرتے ہوئے اوراس سے جلدی کرتے ہوئے انھیں مت کھاؤ کہ وہ بڑے ہوجائیں گے۔اور جو غنی ہوتو وہ بہت بچے اور جو محتاج ہوتو وہ جانے پہچانے طریقے سے کھالے، پھر جب ان کے مال ان کے سپرد کرو تو ان پر گواہ بنالواور اللہ پورا حساب لینے والا کافی ہے۔

○ بیوا خواتین سے شادی کرتے ہوئے ان کی مجبوری سے فائدہ نہ اٹھایا جائے، بلکہ انھیں پورا پورا مہر دے کران سے شادی کی جائے:

وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَرِيئًا (سورة النساء : 4

اور عورتوں کو ان کے مہر خوش دلی سے دو، پھر اگر وہ اس میں سے کوئی چیز تمہارے لیے چھوڑنے پر دل سے خوش ہو جائیں تو اسے کھالو، اس حال میں کہ مزے دار، خوشگوا ہے۔

اس کے بعد اسلام کے نظام وراثت کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اور فرمایا: جس طرح تم اپنے بعد اپنے بچوں کے معاملے میں خوف محسوس کرتے ہو، اسی طرح دوسروں کے یتیم بچوں کے حقوق کے سلسلے میں اللہ سے ڈرتے رہے:

وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا (سورة النساء : 9_10

اور لازم ہے کہ وہ لوگ ڈریں جو اپنے پیچھے اگر کمزور اولاد چھوڑتے تو ان کے متعلق ڈرتے، پس لازم ہے کہ وہ اللہ سے ڈریں اور سیدھی بات کہیں۔ بے شک جو لوگ یتیموں کے اموال ظلم سے کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ کے سوا کچھ نہیں کھاتے اور وہ عنقریب بھڑکتی آگ میں داخل ہوں گے۔

اس کے بعد وراثت میں یتیم بچوں، والدین، اور خاوند اور بیوی کے حصے مقرر کئے گئے ہیں۔ بیوا خواتین کے سسرالی رشتہ داروں کو خبردار کیا جارہا ہے کہ اگر بیوہ خواتین آگے شادی کرنا چاہیں تو آپ رکاوٹ نہیں بن سکتے اور اگر آپ ان سے شادی کے خواہش مند ہو تو انھیں معاشرے کے مطابق حق مہر ادا کرو:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا (سورة النساء : 19

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تمھارے لیے حلال نہیں کہ زبردستی عورتوں کے وارث بن جاؤ اور نہ انھیں اس لیے روک رکھو کہ تم نے انھیں جو کچھ دیا ہے اس میں سے کچھ لے لو، مگر اس صورت میں کہ وہ کھلم کھلا بے حیائی کا ارتکاب کریں اور ان کے ساتھ اچھے طریقے سے رہو، پھر اگر تم انھیں ناپسند کرو تو ہو سکتا ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھ دے۔

اگر کبھی طلاق کی نوبت آجائے تو عورت کو دیا ہوا مہر واپس نہیں لے سکتے، اگر چہ خزانہ دیا ہو:

وَإِنْ أَرَدْتُمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَكَانَ زَوْجٍ وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا أَتَأْخُذُونَهُ بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهُ وَقَدْ أَفْضَى بَعْضُكُمْ إِلَى بَعْضٍ وَأَخَذْنَ مِنْكُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا (سورة النساء: 20_21

اور اگر تم کسی بیوی کی جگہ اور بیوی بدل کر لانے کا ارادہ کرو اور تم ان میں سے کسی کو ایک خزانہ دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو، کیا تم اسے بہتان لگا کر اور صریح گناہ کر کے لو گے۔ اور تم اسے کیسے لو گے جب کہ تم ایک دوسرے سے صحبت کر چکے ہو اور وہ تم سے پختہ عہد لے چکی ہیں۔

محترم خواتین کا تذکرہ:

اسلامی نظام میں کچھ خواتین سے نکاح کرنے کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ انھیں محرم خواتین کہا جاتا ہے، محرم کا مطلب ہے محترم خواتین۔ یعنی یہ خواتین آپ کے لیے اتنی محترم ہیں، کہ انھیں نکاح میں لا کر بیوی نہیں بنایا جا سکتا۔ ان کی دو قسمیں ہیں:

① ایک ابدی محرم، جن سے زندگی میں کبھی بھی رشتہ ازدواج قائم نہیں کیا جا سکتا، اور وہ ہیں: ماں، بہن، بیٹی، پھوپھی، خالہ، بھانجی، بھتیجی، ساس، بہو۔ ان رشتوں سے نسبی تعلق ہے تب بھی حرام ہیں، اور اگر رضاعت یعنی دودھ کا تعلق ہے تب بھی یہ محرم ہیں۔ اسی طرح بیوی کی سابقہ خاوند سے بیٹی وہ، تو وہ بھی حرام ہے۔

② عارضی حرام سے مراد یہ ہے کہ جب تک ایک عورت آپ کے نکاح میں موجود ہے، تو اس کی بہن، پھوپھی اور خالہ سے نکاح نہیں کیا جا سکتا۔ اسی طرح ہر وہ عورت حرام ہے، جو کسی سے رشتہ ازدواج میں منسلک ہو، جب کہ ادھر سے الگ نہیں ہو جاتی ہے، یعنی کسی شادی شدہ عورت سے تعلق رکھنا، اسے نکاح کی پیش کش کرنا حرام ہے۔

❁❁❁❁❁❁

رائٹر
الشیخ عبدالرحمن عزیز
03084131740
ہمارے خطبات اور دروس حاصل کرنے کے لیے رابطہ کیجئے
حافظ زبیر بن خالد مرجالوی 03086222418
حافظ عثمان بن خالد مرجالوی 03036604440
حافظ طلحہ بن خالد مرجالوی 03086222416